## سوال

اگر کسی شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور بعد میں ثابت ہوا کہ اس نے تو اپنی بیوی کی نانی کا ایک برس تک ہلکا سا دودھ پیا ہے، نانی بوڑھی اور اس کا طویل عرصہ قبل خاوند فوت ہو چکا تھا، تو کیا یہ نکاح باطل ہو جائیگا یا نہیں؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

کتاب اللہ اور سنت مطہرہ سے ثابت ہے کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رضاعت کی بنا پر حرام ہو جاتے ہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ رضاعی مائیں اور بہنیں حرام ہو جاتی ہیں، اور سنت نبویہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"رضاعت سے بھی وہی کچھ حرام ہوتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے"

یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب سے محرم خواتین کو عام رکھا ہے؛ چنانچہ رضاعی ماں اور رضاعی بیٹی اور رضاعی بہن اور رضاعی بھتیجی اور رضاعی بھانجی اور رضاعی پھوپھی اور رضاعی خالہ یہ سب محرمات میں شامل ہونگی، جس طرح یہ سب نسبی طور پر حرام ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نص سے رضاعی بھی حرام ہونگی

اب یہاں مندرجہ بالا مسئلہ جس کے بارہ میں سوال کیا گیا ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی کی نانی کا دودھ پیا تو وہ اپنی بیوی کا ماموں اور بیوی کی ماں کا بھائی بن گیا، اگر اس بوڑھی عورت نے اسے سال بھر دودھ پلایا ہے، بلکہ اس کے لیے تو پانچ رضعات اور پانچ بار دودھ پینا ہی کافی تھا جس کے ساتھ حرمت ثابت ہو جاتی ہے، چاہے وہ ایک ہی دن اور مجلس میں ہو، تو اس طرح وہ بیوی کا ماموں اور اس کی ماں کا بھائی تو وہ اس پر حرام ہو جائیگی

کیونکہ نسب کی بھانجی ماموں کے لیے حرام ہے تو اسی طرح نص رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع سے رضاعی بھانجی بھی حرام ہو جائیگی، چاہے وہ بوڑھی عورت ہو اور چاہے خاوند والی نہ بھی ہو، اور طویل عرصہ سے خاوند فوت ہو چکا ہو؛ کیونکہ دودھ آ جانے پر جو بھی وہ دودھ پیے گا وہ اس پر حرام ہو جائیگا

اس طرح یہ بیوی خاوند کی بھانجی لگتی ہے، اور وہ اس کا ماموں ہونے کی بنا پر وہ عورت اس پر حرام ہو جائیگی، اور وہ بوڑھی عورت اس خاوند کی رضاعی ماں اور اس شخص کے بچوں کی رضاعی دادی بن جائیگی، کیونکہ وہ اس عورت کا رضاعی بیٹا ہے؛ چاہے دودھ پتلا ہی تھا جب اس دودھ سے خوراک حاصل ہوتی ہو تو یہ حرمت کا باعث ہوگا وہی رشتے حرام ہونگے جو نسبی طور پر حرام ہیں

چاہے وہ عورت وقت حاضر میں خاوند والی نہ بھی ہو اور نوجوان لڑکی اور ابھی شادی بھی نہ ہوئی اور نہ ہی حاملہ ہو تو صحیح قول یہی ہے کہ اگر ایسی لڑکی کو بھی دودھ آ جائے اور اس نے کسی کو پلایا تو وہ اس کی رضاعی ماں بن جائیگی، اور اس لڑکی کے بھائی اس کے رضاعی ماموں بن جائینگے، اور اس کی بہنیں رضاعی خالائیں ہونگی

اس کے حاملہ ہونے یا پھر وطئ و جماع کی شرط رکھنا صحیح نہیں، رہی وہ عورت جو قدیم عرصہ قبل حاملہ ہوئی اور بچہ بھی پیدا ہوا اور اس کا خاوند فوت ہو چکا تو اس عورت کا اس شخص نے دودھ پیا تو اس طرح وہ اپنی بیوی کا رضاعی ماموں بن گیا، اور اس طرح اس کی بیوی اس پر حرام ہو چکی ہے" انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (1554/3)

**130008**